گھر والوں نے لڑکی کی کاغذی شادی کر دی تا کہ خاوند رہائش پرمٹ اور نیشنلٹی حاصل کر سکے

أجبرها أهلها على زواج صوري ليحصل الزوج على إقامة وجنسية !

[urdu - اردو - أردو]

شيخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

گھر والوں نے لڑکی کی کاغذی شادی کر دی تا کہ خاوند رہائش پرمٹ اور نیشنلٹی حاصل کر سکے

میں تئیس سالہ لڑکی ہوں اور پندرہ برس سے اپنی والدہ كے ساتھ جرمنی میں رہائش پذیر ہوں، والدین میں طلاق كے بعد ایك برس قبل میری والدہ اور بھائی نے مجھے ایك شخص كے ساتھ شادی كرنے پر مجبور كیا، والدہ كا دعوی تھا كہ وہ شخص بہت مجبور ہے اور معاونت كا محتاج ہے، والدہ كے اصرار اور ہر وقت ناراضگی كی دھمكی سن كر میرے لیے اسے قبول كرنے كے علاوہ كوئی اختیار باقی نہ رہا كیونكہ بھائی نے بھی میری مسؤلیت ختم كرنے كا كہہ دیا تھا.
میری والدہ اپنے ہر معاملے كو دین كہہ كر صحیح قرار دیتی، جرمنی كی عدالت میں یہ عقد نكاح ہو گیا اور میں نے اس شخص كو صرف عقد نكاح كے وقت ہی دیكھا ہے اس كے بعد نہیں، كیونكہ اس طرح جرمنی كی نیشنلٹی حاصل ہو سكتی ہے، دو برس كے بعد كئی ایك كوشش كرنے كے بعد میں نے والدہ كو طلاق لینے كا معاملہ شروع كرنے پر تیار كیا، وہ شخص آج جرمنی میں رہنے پر قادر ہے طلاق پر راضی موافق ہوگیا جیسا كہ شروع سے ہی میری والدہ كے ساتھ متفق تھا.
میرا سوال یہ ہے كہ: كیا میرے ذمہ مطلقہ كی عدت ہے اور میں اپنے اس گناہ كا كفارہ كس طرح ادا كروں، میں بہت پریشان ہوں، كیونكہ میرے لیے ایك نوجوان كا رشتہ آیا ہے اور اگر میں اسے اپنے مطلقہ ہونے كا بتاتی ہوں تو وہ مجھ سے دور ہو جائیگا، اور اگر نہ بتاؤں تو میں اسے دھوكہ میں ركھوں گی، مجھے خدشہ ہے كہ وہ مجھے چھوڑ دےگا، پھر یہ كہ میں اس كے لیے كب حلال ہونگی آیا باطل شادی سے طلاق كے بعد یا كہ اس سے قبل ؟

الحمد للہ:

اول:
كسی كے لیے بھی جائز نہیں كہ وہ اپنی ولایت میں موجود عورت كو ایسے شخص سے شادی كرنے پر مجبور كرے جس سے وہ رغبت نہیں ركھتی،

اور وہ عقد جس سے یہ ثابت ہو کہ بالغ عورت کا اس کے ارادہ کے بغیر نکاح کیا گیا ہے وہ بعض علماء کے ہاں باطل ہے، اور دوسرے علماء کے ہاں اس کو تسلیم کر لینے پر موقوف ہے، بہر حال بالغ عورت کو شادی پر مجبور کرنا جائز نہیں.

اس کی تفصیل سوال نمبر (٤٧٤٣٩) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

ہمارے خیال میں آپ چھوٹی نہیں کہ آپ کی شادی کے معاملہ پر آپ کی والدہ اور آپ کا بھائی کنٹرول کریں، آپ کو چاہیے تھا کہ آپ ان کے سامنے کھڑے ہو جاتیں اور اس طرح کی شادی پر اعتراض کرتیں، اور خاص کر آپ ایسے ملك میں ہیں جہاں کی حکومت کا دعوی ہے کہ وہ عورت کی مدد کرتے ہیں!

دوم:
کافر حکومتوں کی عدالتوں میں جو عقد ہوتے ہیں وہ باطل ہو سکتے ہیں اور صحیح بھی، اگر تو اس سے پہلے شرعی عقد ہوا ہو جو ایجاب و قبول اور ولی کی موافقت اور دو گواہ کی موجودگی میں اور نکاح کا اعلان ہوا ہو تو ان عدالتوں کے سامنے یہ عقد توثیق اور ثبوت کے لیے ہے، اور اگر عدالت کے عقد سے قبل شرعی عقد نکاح نہیں ہوا تو اس عقد کی کوئی قیمت نہیں، اور نہ ہی اس پر احکام مرتب ہونگے کیونکہ یہ عقد باطل ہے.

مزید آپ سوال نمبر (٤٤٥٨) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:
کافر حکومتوں میں کچھ عقد ایسے بھی ہیں جو عفت و عصمت اور ستر پوشی اور گھرانہ قائم کرنے کے لیے نہیں ہوتے بلکہ ان کا مقصد اور غرض و غایت صرف جنسی معاملہ ہوتا ہے! اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ شادی ایك اللہ کا کلمہ ہے اور پختہ وعدہ اور میثاق ہے، ان عقود کی توہین نہیں کرنی چاہیے، اور نہ ہی اس کو کھلواڑ بنایا جائے.

اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ کاغذی عقد یا شکلی عقد اگر شرعی طریقہ پر مکمل ہو تو اس پر شرعی آثار مرتب ہوتے ہیں یعنی اس میں مہر بھی ہوگا اور عدت وغیرہ بھی، لیکن اگر وہ شرعی احکام اور شروط کے مطابق نہیں تو ان پر شرعی آثار مرتب نہیں ہونگے، اور گناہ ضرور ہوگا.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

الحمد للہ ہم چند مصری جوان ہیں لیکن ہالینڈ میں رہتے ہیں، ہم ایك مسئلہ میں اسلامی حکم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ بعض مسلمان نوجوان جو شادی کے لیے کسی یورپی لڑکی یا پھر اجنبی عورتوں سے شادی کرتے ہیں جن کے پاس رہائش پرمٹ ہوتا ہے تا کہ ہالینڈ میں رہائش پرمٹ حاصل کیا جا سکے، یہ علم میں رہے کہ یہ شادی صوری ہوتی ہے یعنی صرف کاغذی طور پر ہی جیسا کہ کہا جاتا ہے یعنی وہ عورت کے ساتھ نہیں رہتا اور نہ ہی وہ عورت اس کے ساتھ بیوی کی طرح رہتی ہے، بلکہ صرف حکومتی اداروں میں جاتی ہے اور اس کے ساتھ دو گواہ ہوتے ہیں اس طرح عقد نکاح کی تصدیق ہو جاتی ہے، اور اس کے بعد ہر کوئی اپنی راہ لیتا ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:
" عقد نکاح ان عقود میں شامل ہوتا ہے جن کی اللہ سبحانہ و تعالی عظیم الشان ہونے کی بنا پر تاکید کی اور جسے " میثاق غلیظ " کا نام دیا ہے، اس لیے عقد نکاح کو صرف رہائش پرمٹ حاصل کرنے کا سہارا اور غیر حقیقی نہیں بنانا چاہیے.

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ صالح الفوزان.

الشیخ عبد العزیز آل شیخ.

الشيخ بكر ابو زيد.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (١٨ / ٩٨ - ٩٩).

اور سوال نمبر (٢٨٨٦) كے جواب ميں ايك اور فتوى بيان ہوا ہے جو اس كو حرام اور منع قرار ديا ہے، اس ليے آپ اس كا بھى مطالعہ كريں.

ہميں تو يہى ظاہر ہوتا ہے كہ آپ كا والد موجود اور زندہ ہے اور اس حالت ميں وہ آپ كى شادى ميں آپ كا ولى ہے، چاہے اس نے آپ كى والدہ كو طلاق بھى دے ركھى ہے، آپ كے والد كے ہوتے ہوئے آپ كا بھائى آپ كا ولى نہيں بن سكتا، اس ليے اگر تو آپ كى شادى آپ كے والد كى موافقت اور دو گواہوں كى موجودگى اور آپ كى رضامندى سے ہوئى ہے تو يہ عقد شرعى ہے اور اس پر شرعى آثار مرتب ہونگے، چاہے يہ اس كے ساتھ نہ رہنے كے ليے بھى ہوا ہے ؛ كيونكہ - اس حالت ميں - اس كا واقع ہونا شرعى طور پر پورے اركان اور شروط كے ساتھ ہے، اس ليے آپ كا كسى اور كے ساتھ شادى كرنا جائز نہيں، الا يہ كہ آپ پہلے طلاق حاصل كريں، اور آپ كى عدت ختم ہو جائے.

ليكن اگر يہ عقد نكاح صرف سركارى اداروں ميں آپ كى موافقت كے بغير يا آپ كے والد كى موافقت كے بغير ہوا ہے تو يہ عقد غير شرعى ہے، اور اس پر شرعى آثار مرتب نہيں ہوتے، اور نہ ہى طلاق حاصل كرنے كى ضرورت ہے، مگر يہ كہ آپ سركارى كاغذات ميں اس شخص كى بيوى ہيں، اس ليے طلاق ليں، اس ليے نہيں كہ آپ اس كى شرعى بيوى ہيں، اور اس كے ساتھ ساتھ يہ بھى كہ اس غلط نكاح ميں جس نے بھى معاونت كى ہے وہ بھى گنہگار ہے، كيونكہ اس ميں شرعى عقد كى توہين كى گئى ہے اور اسے كھلواڑ بنايا گيا ہے.

خلاصہ يہ ہوا كہ: آپ كے ليے نئى شادى كرنے ميں كم از كم احتياط ضرورى ہے، اور آپ نيا نكاح كرنے سے قبل پہلے سے طلاق حاصل كر ليں، اور آپ كے ليے نيا نكاح اور شادى صرف پہلے سے طلاق لينے كے

بعد کرنا ممکن ہے اور اس میں عدت کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی ان دونوں شادیوں کے درمیان کوئی فاصلہ درکار ہے.

اور رہا مسئلہ کہ آپ کا اپنے نئے خاوند یعنی منگیتر کو اس کے متعلق بتانا اگر تو آپ کا غالب گمان ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے اس کے متعلق اسے کوئی علم نہیں تو ہم آپ کو اسے بتانے کی نصیحت نہیں کرتے، بلکہ آپ اس سے شادی کر لیں گویا کہ کچھ ہوا ہی نہیں.

اور اگر آپ خیال کرتی ہیں کہ اسے اس کا علم ہو جائیگا تو اسے پہلے ہی بتانا افضل اور بہتر ہے، اور پھر دل تو اللہ کے ہاتھوں میں ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے انہیں گھما دیتا ہے، آپ اپنے پروردگار سے مدد مانگیں کہ اگر اس سے شادی کرنے میں بہتری اور بھلائی ہے تو وہ اس کے دل کو آپ کی جانب پھیر دے.

واللہ اعلم .